ایک آیت ہمیں سنا دیتے تھے۔ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے زیادہ طول دیتے تھے۔ ایسا ہی عصر اور فجر کی نماز میں کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یقرأ فی الأخریین بفاتحة الکتاب، جلد1، صفحہ155، دار طوق النجاۃ، مصر)

وہابیوں کی اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں کہا گیا اور نہ ہی اس حدیث سے واجب ثابت ہوتا ہے بلکہ آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا افضل ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ اگر اس حدیث سے فاتحہ کو واجب ٹھہرایا جائے تو یہ دیگر روایتوں کے خلاف ہے جس میں حضرت علی المرتضٰی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے آخری دو رکعتوں میں تسبیحات پڑھنا ثابت ہے۔ لہٰذا تمام روایتوں پر عمل اسی صورت میں ہوگا کہ آخری دو رکعتوں میں فاتحہ افضل ہے اور تسبیحات پڑھنا بھی جائز ہے۔ بدائع الصنائع میں علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (المتوفی 587ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"وَأَمَّا فِی الْأُخْرَیَیْنِ فَالْأَفْضَلُ أَنْ یَقْرَأَ فِیهِمَا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَلَوْ سَبَّحَ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ ثَلَاثَ تَسْبِیحَاتٍ مَکَانَ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ أَوْ سَکَتَ أَجْزَأَتْهُ صَلَاتُهُ"ترجمہ: آخری دو رکعتوں میں افضل یہی ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔ اگر ہر رکعت میں فاتحہ کی جگہ تین تسبیحات پڑھ لیں یا اتنی دیر خاموش رہا تو اس کی نماز جائز ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلوٰۃ، فصل أرکان الصلاۃ، جلد1، صفحہ111، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام کے پیچھے قراءت

احناف کے نزدیک امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز نہیں ہے امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔ احناف کی پہلی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے جس میں حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنو﴿وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ترجمہ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(سورۃ الاعراف، سورت7، آیت204)

اگر امام کی قراءت کو مقتدی سنے نہیں بلکہ خود اپنی قراءت شروع کردے تو یہ عمل قرآنی حکم کے خلاف ہے۔

اسی طرح احادیث میں صراحت ہے کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے بلکہ خاموش رہا جائے۔ سنن ابن ماجہ اور نسائی شریف کی حدیث پاک جسے البانی نے بھی حسن صحیح قرار دیا ہے اس میں ہے"أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ اَلتِّرْمِذِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا:اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب تکبیر تحریمہ کہے تم تکبیر کہو جب قراءت کرے خاموش رہو۔ جب وہ کہے "سمع الله لمن حمده "تو کہو" اللهم ربنا لك الحمد"

(السنن الصغرى للنسائي، كتاب الافتتاح، تأويل قوله عز وجل (وإذا قرء القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون) جلد2، صفحه 141، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

سنن ابن ماجہ میں ابن ماجۃ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی (المتوفی 273ھ) رحمۃ اللہ علیہ صحیح حدیث پاک روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا" ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

(سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة، باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، جلد1، صفحه276، دار إحياء الكتب العربية ، الحلبي)

جن نمازوں میں قراءت جہری ہے جیسے فجر، مغرب اور عشاء، ان نمازوں میں تو واضح ہو گیا کہ قراءت کرنا جائز نہیں کہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اب ظہر اور عصر کا کیا حکم ہوگا کہ اس میں تو بلند آواز سے قراءت نہیں کی جاتی؟ تو ظہر اور عصر میں بھی مقتدی قراءت نہیں کرے گا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ ظہر اور عصر میں بھی مقتدی قراءت نہیں کرے گا کہ امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔ معرفۃ السنن والآثار میں احمد بن الحسین بن علی الخراسانی ابوبکر البیہقی (المتوفی 458ھ) روایت کرتے ہیں "أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ، أَوِ الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفِي بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُكَ تُخَالِجُنِي أَوْ قَالَ: تُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ، مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ خَلْفَ إِمَامِهِ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ" ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور علیہ السلام نے اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو فرمایا: کس نے میرے پیچھے یہ تلاوت کی ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی﴾ کسی نے جواب نہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تو ایک صحابی نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے قراءت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ تو مجھ سے قرآن چھین رہا ہے یا فرمایا: مجھ سے قرآن کے متعلق جھگڑ رہا ہے۔ تم میں سے جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔ (معرفة السنن والآثار،القراء ة خلف الإمام،جلد3،صفحه74، دار الوفاء،القاہرة)

مسند امام اعظم کی بسند صحیح حدیث پاک ہے "حدثنا ابوالحسن موسٰی بن ابی عائشة عن عبداللّٰہ بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ" ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔

(مسند الامام الاعظم ،کفایة قرأة الامام للماموم،صفحه 61، نور محمد کارخانه تجارت ،کراچی)

مسند امام احمد بن حنبل کے حاشیہ میں شعیب الارنؤوط لکھتا ہے "من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة .وهو حديث حسن روی عن جماعة من الصحابة منهم جابر بن عبد الله" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے یہ حدیث حسن ہے صحابہ کرام کی جماعت سے جن میں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں ان سے یہ حدیث مروی ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،مسند أبی ہریرة رضی الله عنه،جلد2،صفحه240،مؤسسة قرطبة،القاہرة)

حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء میں ابونعیم احمد بن عبداللہ الأصبہانی (المتوفی 430ھ) روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ" ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔ یہ حدیث حسن مشہور ہے۔

(حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء،جلد7،صفحه334،دار الکتاب العربی ،بیروت)

یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مؤطا امام محمد میں ہے "عن حماد بن ابراهیم ان عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولین ولا فی غیرهما" ترجمہ: حضرت حماد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے قراءت نہ کی نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ ان کے غیر میں۔

(المؤطا للامام محمد،باب القرأة فی الصلوة خلف الامام ،صفحہ100،مطبوعہ آفتاب عالم پریس، لاہور)

الختصر یہ کہ نماز چاہے جہری ہو یا سری ہر صورت مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا یہی احادیث سے ثابت ہے اور جید صحابہ کرام امام کے پیچھے قراءت پر سختی سے ممانعت کرتے تھے چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیر ی الیمانی الصنعانی (المتوفی 211ھ) رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ:وَأَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ"مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ"قَالَ:وَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ" ترجمہ:حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کیا ہے۔فرمایا: مجھے شیوخ نے خبر دی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں۔فرمایا: مجھے خبر دی موسیٰ بن عقبہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،ابوبکر صدیق ،عمر فاروق ،عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتے تھے۔

(المصنف، کتاب الصلوٰۃ،باب القراء ۃ خلف الامام،جلد2،صفحہ139،المجلس العلمی،الہند)

مزید امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں"عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ: مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ:وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:مُلِءَ فُوهُ تُرَابًا قَالَ:وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ حَجَرٌ" ترجمہ:حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ قراءت کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:اس کا منہ مٹی سے بھرا ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کے منہ میں پتھر رکھ دوں۔

(المصنف، کتاب الصلوٰۃ،باب القراء ۃ خلف الامام،جلد2،صفحہ138،المجلس العلمی،الہند)

مؤطا امام محمد میں ہے"اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انه ذکرله ان سعدا رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة" یعنی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرہ مبشرہ ومقربانِ بارگاہ سے ہیں) منقول ہے انہوں نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

(مؤطاللامام محمد،باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام،صفحہ101،مطبوعہ آفتاب عالم پریس، لاہور)

مؤطاامام محمد میں ہے "اخبرنا داؤد بن قیس الفراء ثنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا" **یعنی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش جوشخص امام کے پیچھے قراءت کرے اُسکے منہ میں پتھر ہو۔**

(مؤطاللامام محمد،باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام،صفحہ102،مطبوعہ آفتاب عالم پریس، لاہور)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس روایت کی صحت پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔" (فتاوٰی رضویہ،جلد6،صفحہ246،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

مؤطاامام محمد میں ہے"عن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأخلف الامام" **یعنی حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ بہت بڑے فقیہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ میں سے ہیں) فرماتے ہیں البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت کروں۔**

(موطا امام محمد،باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام،صفحہ100، آفتاب عالم پریس ،لاہور)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس مسئلہ پر کثیر احادیث پیش کیں اور ان کی صحت پر بھی کلام کیا چند احادیث اور ان کی صحت پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پیش خدمت ہے:۔

حدیث:"محمد فی مؤطاہ من طریق سفیانین عن منصور بن المعتمر وقال الثوری نا منصور وھذا لفظ ابن عینیة عن منصور بن المعتمر عن ابی وائل قال سئل عبداللّٰہبن مسعود رضی اللّٰہتعالٰی عنہ عن القرأة خلف الامام قال انصت فان فی الصلوة لشغلا سیکفیك ذلك لامام " **خلاصہ یہ کہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے در بارہ قراءت مقتدی سوال ہوا، فرمایا خاموش رہ کہ نماز میں مشغولی ہے یعنی بیکار باتوں سے باز رہنا۔ عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روانہیں، اور جب امام کی قراءت بعینہٖ اُس کی قراءت ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قراءت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔**

فقیر کہتا ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے اس کے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں۔

اثر:"محمد فی الموطااخبرنا بکیر بن عامر مرثنا ابرھیم النخعی عن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأخلف الامام" **یعنی حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے**

اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت کروں۔

اثر:"محمد ایضا اخبرنا اسرائیل من یونس ثنا منصور عن ابراھیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتھم"، **یعنی ابراہیم بن سوید النخعی نے کہ رؤسائے تابعین وائمہ دین متین سے ہیں تحدیث وفقاہت ان کی آفتاب نیمروز ہے فرمایا پہلے جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔**

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قراءت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے احداث کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔

حدیث: امام مالک اپنی مؤطا میں اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں"وھذا سباق مالك عن نافع ان عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما کان اذا سئل ھل یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف امام فحسبہ قرأۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ قال وکان عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما لایقرأخلف الامام"، **یعنی سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارہ قراءتِ مقتدی سوال ہوتا فرماتے جب کوئی تم میں امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قراءت امام کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو قراءت کرے۔ نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قراءت نہ کرتے۔**

فقیر کہتا ہے کہ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک بن نافع عن ابن عمر کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔

حدیث:"محمد اخبرنا عبیداللّٰہ بن عمربن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ"، **یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔**

فقیر کہتا ہے یہ سند بھی مثل سابق کے ہے اور اس کے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں، بلکہ بعض علماء حدیث نے روایات نافع عن عبیداللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔

حدیث13:"محمد اخبرنا داؤد بن قیس ثنا عمر بن محمد بن زید عن موسٰی بن سعید بن زید بن ثابت الانصاری یحدثہ عن جدہ قال من قرأخلف الامام فلا صلوۃ لہ"، **یعنی حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ**

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جوشخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جاتی رہی۔

فقیر کہتا ہے یہ حدیث حسن ہے اور دارقطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد6، صفحہ243---، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اس مسئلہ پر اور بھی کثیر احادیث و آثار ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے قراءت جائز نہیں ہے۔ بس اتنے دلائل پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

وہابیوں کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ وہابیوں کی دلیل سنن نسائی کی یہ حدیث پاک ہے"أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ:لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ(حكم الألبانی)ضعيف"، ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بعض نمازیں پڑھی جس میں جہراً قراءت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قراءت نہ کرے جب جہری قراءت کی جارہی ہو مگر سورۃ فاتحہ پڑھ لو۔ البانی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

(السنن الصغری للنسائی، كتاب الافتتاح، قراءة أم القرآن خلف الإمام فيما جهر به الإمام، جلد2، صفحہ 127، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

اس حدیث کو وہابیوں کے اپنے امام البانی نے ضعیف کہا ہے۔ وہابیوں کی دوسری دلیل صحیح ابن حبان کی یہ حدیث پاک ہے"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ:حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تجزىء صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.قُلْتُ:وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ:فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ:اقْرَأْ فِي نَفْسِكَ"، ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز درست نہیں۔ میں نے عرض کی اگر میں امام کے پیچھے ہوں۔ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اس صورت میں اپنے دل میں قراءت کرلے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ، ذكر إيقاع النقص على الصلاة إذا لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب، جلد5، صفحہ91، مؤسسة الرسالة، بيروت)

احناف نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ اپنے دل سے

امام کی قراءت فاتحہ پر غور کرو۔ دوسرا یہ کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا ذاتی قول ہے انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے ایسا سنا ہے۔ اب صحابی کے قول کو دیگر احادیث کے مقابل کیسے حجت بنایا جا سکتا ہے؟

تیسرا یہ ہے کہ احناف نے ان دونوں حدیثوں کی تاویل یہ کی کہ ابتدا میں امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت تھی بعد میں بحکم قرآن ممانعت ہوگئی چنانچہ **تبیین الحقائق** کے **حاشیہ الشلبی** میں **شہاب الدین احمد بن محمد بن احمد بن الشِّلْبِیّ (المتوفی 1021)** فرماتے ہیں "وَمَا رُوِیَ مِنْ حَدِیثِ عُبَادَةَ مَحْمُولٌ عَلَی أَنَّهُ کَانَ فِی الِابْتِدَاءِ فَعَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآیَةُ تَرَکُوا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، أَلَا تَرَی أَنَّهُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَمَّا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ خَلْفَهُ فَقَالَ مَا لِی أُنَازَعُ فِی الْقُرْآنِ وَقِیلَ مَحْمُولٌ عَلَی غَیْرِ الْإِمَامِ وَقَدْ جَاءَ مُصَرَّحًا بِهِ فِی رِوَایَةِ الْخَلَّالِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ صَلَاةٍ لَا یُقْرَأُ فِیهَا بِأُمِّ الْکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ إلَّا أَنْ یَکُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَرُوِیَ أَیْضًا مَوْقُوفًا عَلَی جَابِرٍ" ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حدیث مروی ہے وہ محمول ہے ابتدائی دور میں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿**وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ**﴾ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ تو امام کے پیچھے قراءت کرنا چھوڑ دیا گیا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب آپ علیہ السلام نے صحابی کو پیچھے قراءت کرتے سنا تو فرمایا: کون ہے جو مجھ سے قرآن میں جھگڑتا ہے۔ کہا گیا کہ یہ امام کے علاوہ پر محمول ہے جیسا کہ صراحت ہے خلال کی سند کے ساتھ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہے مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔ اسی طرح کی ایک روایت حضرت جابر سے بھی موقوفا مروی ہے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلوۃ، آداب الصلوۃ، جلد1، صفحہ131، المطبعة الکبری الأمیریة ، القاہرۃ)

اس کی تائید **سنن الدارقطنی** کی حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ،وَأَبُو بَکْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ،قَالَا:نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیدِ بْنِ مَزْیَدٍ،أَخْبَرَنِی أَبِی ،ثنا الْأَوْزَاعِیُّ ،ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ،حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ أَسْلَمَ ،عَنْ أَبِیهِ،عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ،عَنْ هَذِهِ الْآیَةِ ﴿**وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُونَ**﴾ قَالَ:نَزَلَتْ فِی رَفْعِ الْأَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلَاةِ .لَفْظُ ابْنِ أَبِی دَاوُدَ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِیفٌ" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے متعلق: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ فرمایا یہ آیت تب نازل ہوئی جب صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی پیچھے نماز میں آوازیں بلند کرتے تھے۔ابن ابوداؤد کے الفاظ ہیں،عبداللہ بن عامر ضعیف ہے۔

(سنن الدارقطنی،کتاب الصلوٰۃ،باب ذکر قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :من کان لہ إمام فقراء ۃ الإمام لہ قراء ۃ،جلد2،صفحہ 107، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مزید اس کی تائید ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جو الآثار لمحمد بن الحسن میں الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی (المتوفی 189ھ) نے روایت کی ہے "مُحَمَّدٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَأُ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ:أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَازَعَا حَتَّى ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ:وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" ترجمہ:حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:حضور علیہ السلام نے نماز پڑھائی تو ایک صحابی نے آپ کے پیچھے قراءت کی تو دوسرے صحابی نے ان کو نماز میں قراءت کرنے سے منع کیا۔پہلے صحابی نے کہا آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کررہے ہو تو اس بات پر دونوں کا اختلاف ہوگیا یہاں تک کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے ہے تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔امام محمد نے فرمایا یہی حدیث پر ہم نے عمل کیا اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

(الآثار لمحمد بن الحسن،باب القراء ۃ خلف الإمام وتلقینہ،جلد1،صفحہ 168،دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ایک حدیث پاک جس میں ہے کہ جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہ ہوگی۔اس حدیث کا مطلب ہے کہ امام ومنفرد کے لئے فاتحہ ضروری ہے نہ کہ مقتدی کے لئے چنانچہ جامع ترمذی میں محمد بن عیسی الترمذی ابوعیسی (المتوفی 279ھ) رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں "حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ:مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ القُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ .هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" ترجمہ:حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی رکعت بے سورہ فاتحہ کے پڑھی اس کی نماز نہ ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع الترمذی،کتاب الصلوٰۃ،باب ماجاء فی ترک القرأۃ خلف الامام اذا جھر بالقرأۃ ،جلد1،صفحہ413،دار الغرب الإسلامی ،یروت)